23265 - صالحين كےمقام ومرتبه كا واسطه دے كرالله تعالى سےسوال كرنے كا حكم

سوال

كيا فوت شده صالح اور نيك لوگوں كےمرتبه اورمقام كي بنا پر زنده لوگوں پر الله تعالى كرم كرتا ہے كه جب ہم الله تعالى سے كسي صالح اور نيك شخص كي نيكي اور اصلاح اور اس كي عبادت كےواسطےسے كسي مصيبت سے چھٹكارا طلب كريں، حالانكه ہميں علم ہے كه فائده الله تعالي كي جانب سے ہي ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اس ميں كوئي شك نہيں كه دعاء شرعي عبادات ميں سےايك عظيم عبادت ہے جس كےساتھ الله تعالي كا قرب حاصل كيا جاتا ہے، اور اس ميں بھي كوئي شك نہيں كه يه كسي بھي بندے كےلئےجائزنہيں كه وه الله تعالي كي عبادت اس طريقه پر كرے جو نبي كريم صلى الله عليه وسلم كي زبان سے مشروع نہيں كيونكه حديث ميں نبي كريم صلي الله عليه وسلم كا فرمان ہے:

عائشه رضي الله تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كه رسول كريم صلى الله عليه وسلم نےفرمايا:

" جس نےبھي ہمارے دين ميں كوئي ايسا كام ايجاد كيا جواس ميں سے نہيں تو وه كام مردود ہے"

صحيح بخاري حديث نمبر (2499) صحيح مسلم حديث نمبر (3242) اور مسلم كي ايك روايت كےالفاظ ہيں:

" جس نےبھي ايسا كوئي عمل كيا جس پرہمارا حكم نہيں تو وه مردود ہے" صحيح مسلم حديث نمبر (3243) .

اس سےيه معلوم ہوا كه الله تعالي كواس كا وسيله يا واسطه دينا جو نبي كريم صلى الله عليه وسلم سےثابت نہيں نه تو قولي اورفعلي طور پر اور نه ہي ان صحابه كرام نےكيا جونيكي اورخير ميں ہم سےزياده سبقت لےجانےوالےتھے ايسا كام كرنا بدعت اور برائي ہے، وه بنده جو الله تعالي سےمحبت كرتا اور رسول كريم صلى الله عليه وسلم كي اتباع وپيروي كرتا ہے وه اس سےاجتناب كرے اورايسےطريقه سےعبادت نه كرے جو شرعا ثابت نہيں.

لهذا جب ہم سائل نےجو كچھ ذكر كيا ہے اسےديكھتےہيں، كه صالح اور نيك لوگوں كےمقام ومرتبه اوران كي عبادت اورمقام كا الله تعالي كو وسيله دينا، توہم اس كام كو ايك نئي ايجاد پاتےہيں جو نبي صلى الله عليه وسلم سےثابت نہيں،

اور نہ ہي صحابہ كرام رضي اللہ تعالي عنہم سےثابت ہے كہ انہوں نے كسي ايك دن بھي اللہ تعالي كو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےمقام ومرتبہ اوران كي شان كا وسيلہ ديا ہو نہ تو نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي زندگي ميں نہ ہي وفات كےبعد، بلكہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي زندگي ميں وہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي دعا سےوسيلہ پكڑتےكہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم ان كےلئےاللہ تعالي سےدعا فرمايا كرتےتھے، اورجب نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم فوت ہوگئے توانہوں نے زندہ اور صالح افراد كي دعا كا وسيلہ بنايا اور نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي شان اور مرتبہ كےوسيلہ كو ترك كرديا، جو كہ واضح طور پر اس بات كي دليل ہے كہ اگر نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي ذات يا ان كےمقام ومرتبہ كا وسيلہ خيرو بھلائي اور مشروع ہوتا تو صحابہ كرام ہم سےسبقت لے جاتےہوئےايسا ضرور كرتے.

اور كون ايسا شخص ہے جويہ خيال كرےكہ وہ عمر بن خطاب رضي اللہ تعالي عنہ سےخيروبھلائي ميں زيادہ حرص ركھتا ہے؟ ديكھيں عمربن خطاب رضي اللہ تعالي عنہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےمقام مرتبہ اوران كي شان كا وسيلہ دينے سے اعراض كررہے ہيں بلكہ انہوں نے نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےچچا كي دعا كا وسيلہ بنايا، اور صحابہ كرام بغير كسي مخالف اور انكار كے اس كي گواہي ديتےہيں جيسا كہ صحيح بخاري ميں ہے:

انس بن مالك رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتےہيں كہ :

" جب قحط پڑتا تو عمر بن خطاب رضي اللہ تعالي عنہ عباس بن عبدالمطلب رضي اللہ تعالي عنہ سےدعا كرواتے اور يہ كہتے: اے اللہ ہم تيري طرف اپنےنبي كا وسيلہ بنايا كرتےتھےتو ہميں تو بارش عطا كرتا تھا، اور اب ہم اپنےنبي كےچچا كا وسيلہ بناتےہيں توہميں بارش عطا فرما، وہ كہتےہيں كہ بارش ہوجايا كرتي تھي. صحيح بخاري حديث نمبر (954).

نبي صلى اللہ عليہ وسلم يا عباس رضي اللہ تعالي عنہ كو وسيلہ بنانے كا معني يہ ہے كہ ان كي دعا كا وسيلہ بناتےتھےجيسا كہ حديث كےبعض طرق ميں اس كوبيان بھي كيا گيا ہے:

انس رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ جب نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےدور ميں بارش نہ ہوتي اور قحط پڑجاتا تو صحابہ كرام ان سے بارش دعا طلب كرتےتوانہيں بارش مل جاتي، اور جب عمر رضي اللہ تعالي عنہ كي امارت ميں ايسا ہوا" اس كےبعد باقي حديث ذكر كي، اسےاسماعيلي نے صحيح پر اپني مستخرج ميں بيان كيا ہے.

اور مصنف عبدالرزاق ميں ابن عباس رضي اللہ تعالي عنہما كي حديث ميں ہےكہ: عمر رضي اللہ رضي اللہ تعالي نےعيدگاہ ميں بارش كي دعا كي اور عباس رضي اللہ تعالي عنہ كو كہنےلگے: اٹھو اور بارش كي دعا كرو، تو عباس رضي اللہ تعالى عنہ كھڑے ہوئے" پھر باقي حديث ذكر كي،اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى نے فتح الباري ميں نقل كيا اورخاموشي اختيار كي ہے.

تواس سےواضح ہوا کہ عمر رضي اللہ تعالي عنہ نےجو توسل اور وسیلہ کا قصد کیا تھا تو ایك نیك اور صالح شخص كي دعا تھي جو کہ صحیح اور مشروع ہے، اس کےبہت سےدلائل پائےجاتےہیں اور صحابہ کرام کےحالات سے یہ معلوم ہے کہ جب وہ قحط سالي کا شکار ہوتےاور بارش نہ ہوتي تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرنےکا کہتےتو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےدعا کرنےسےبارش ہوجاتي اس میں بہت سي احادیث مشہورہیں.

مستقل فتوي کمیٹي کےفتاوي میں ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ یا کسي صحابي یا ان کےعلاوہ کسي اور کا شرف و مقام یا اس کي زندگي کےواسطےاوروسیلہ سےدعا کرنا جائزنہیں، اللہ تعالی نےاسےمشروع نہیں کیا،اس لئےکہ عبادات توقیفي ہیں، بلکہ اللہ تعالی نے اپنےبندوں کےلئے اپنےناموں اور صفات اوراس کي توحید اور اس پرایمان اور اعمال صالحہ کا وسیلہ مشروع اور جائز کیا ہے، نہ کہ کسي کي زندگي اوراس کےمقام ومرتبہ کاوسیلہ، لھذا مکلفین پر واجب ہے کہ وہ اس پر اکتفا کریں جواللہ تعالی نےان کےلئےمشروع کیا ہے، تواس سےیہ پتہ چلتا ہے کہ کسي کي زندگي یا مقام مرتبہ وغیرہ کاوسیلہ دین میں نئي ایجاد کردہ اور بدعت ہے. اھ

دیکھیں: فتاوي اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1/ 153)

اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتےہیں:

" کسی ایك کےلئے بھی یہ جائزنہیں کہ وہ اپنے سے پہلے سلف صالحین کا اللہ تعالی کوواسطہ دے، کیونکہ ان کا نیك اورصالح ہونا اس کےعمل میں سےنہیں کہ اسےاس کا بدلہ دیا جائے، مثلا غار والے تین اشخاص نے اپنے سے پہلے نیك وصالح لوگوں کا وسیلہ نہیں دیا بلکہ انہوں نےاللہ تعالی کےسامنے اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنایا تھا اھ.

اللہ تعالی سےہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں موت تك اپنےدین اور شریعت پر ثابت قدم رکھےآمین.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: التوسل وانواعہ و احکامہ تالیف: الشیخ البانی رحمہ اللہ تعالی صفحہ (55) اور فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (1 / 153) اور التوصل الی حقیقة التوسل تالیف الشیخ محمد نسیب الرفاعی (18) .

واللہ اعلم .